الاحزاب از نگاہ راحیل

عید اسپیشل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

"الاحزاب"

از نگاہ راحیل

www.novelsclubb.com

اللہ نے کائنات بنائی۔۔

بہت ساری خوبصورتیوں کے ساتھ۔۔

اور ادارے۔۔

عید ایک عجوبہ ہے۔

اس کی تخلیق میں۔

اس کی جو بلی ایک جمبوری ہے۔

اسلام سنہری لمحات۔

ہنسی مسکراہٹ خوشی۔۔

کھانے کی پکوان پکوان۔۔

عیادت کے لیے گلے ملتے ہیں۔

اس نازک دن میں سب۔۔

تحریک کی یاد دلاتی ہے۔

ہمارے اسلامی وجود میں۔

یہ یقینی طور پر ایک جوبلی ہے۔

www.novelsclubb.com

عید ایک خوشگوار دن

عید صبح کا ستارہ ہے۔

وہ ستارہ جو چمکتا ہے،

جو ایک چمکدار میں چمکتا ہے۔

چمکتا ہوا بادل۔۔

کیا آپ اس کی تعریف نہیں کرتے؟

کیا تم نہیں؟

مجھے لگتا ہے کہ یہ جمہوری ہے۔

عید آگئی۔۔

گلے لگانے سے ڈرو نہیں۔

عید موتی ہے۔

سیپ کے خول میں۔۔

اٹھو اور آزاد کرو۔۔

چھلانگ اور اوولے۔۔

'عید مبارک'!۔

عید واقعی ایک رسمی دن ہے۔

یہ سب ہمارا ہے۔

لینے کے لیے ہمارا

www.novelsclubb.com

محبت کرنے والوں کے لیے ہمارا

آرائش کے لیے ہمارا

ہمارے فخر اور جذبے کے درمیان

ہم خود نعرہ لگائیں گے۔

'عید مبارک'

عید ایک چمک،

تمام قسم کے گناہوں کو ختم کردیں۔

ہر طرح کے مناظر میں حاصل کیا۔

اطمینان اسے دیکھنے دو

میں مانتا ہوں کہ ہم سب چمکتے ہیں،

احتیاط ہم شوقین رہیں۔

ایک جمہوری جس کا میں اوتار کرتا ہوں۔

www.novelsclubb.com

عید ایک کوشش

اللہ نے یہ احسان کیا۔

ہمیشہ کے لئے شاندار اور نفیس

یہ شاندار دن کبھی نہیں ہلتا

برکتیں بالکل احاطہ کرتی ہیں۔

اس کی جوبلی ایک جمہوری ہے۔

اسلام چمکتے لمحات۔

(نظم)

☆☆☆☆☆☆☆

"میں حکم رب پہ نازاں ہوں۔۔

مجھے مسرور رہنے دو۔۔

ردا ہے یہ تحفظ کی، مجھے مستور رہنے دو۔۔

مجھے مستور رہنے دو!۔"

www.novelsclubb.com

لاہور میں تمام مسجدوں کے اسپیکرز فجر کی اذان سے گونج اٹھیں۔

مہرش فجر کی نماز پڑھ رہی تھی۔

اس کے چہرے پر ایک روشنی تھی۔ایک خاص روشنی۔ایسی روشنی جو آسانی سے نہیں ملتی۔جس کو حاصل کرنے کے لیے بہت سی مشقتیں کرنی پڑتی ہیں۔

نماز میں سلام پھیرنے کے بعد اس نے اللہ کی بارگاہ میں اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائیں۔

"اے میرے رب ! بے شک تو ہی ہے جو ہر انسان کی ذات کی ٹوٹی ہوئی شے کو جوڑتا ہے،

میں نے تیرے ہی لیے حجاب شروع کیا۔۔اور میں اپنے حجاب کے اوپر کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کروں گی۔۔آپ میری مدد فرمائیے گا۔۔آمین !۔"

www.novelsclubb.com

مہرش احمد فرسٹ ائیر کی طلبہ تھی۔

اسے حجاب شروع کیے ہوئے کچھ ہی مہینے ہوئے تھے۔اس نے حجاب بغیر کوئی ٹھوکر کھائے شروع کیا تھا۔

کیا یہ ضروری ہے کہ نیکی کرنے کے لیے کسی قسم کی ٹھوکر کی ضرورت ہو؟

جب وہ کالج جاتی یا پھر گھر سے باہر بازار وغیرہ جانا ہوتا تو وہ حجاب کرتی۔لیکن عید اور کسی کی شادی وغیرہ پر وہ حجاب نہ کرتی۔

لیکن اب اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور کزنز وغیرہ کے سامنے بھی حجاب کرے گی کیونکہ اسے یہ سمجھ آگئی تھی کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"مثال سیپ میں موتی، مجھے رب قیمتی سمجھے۔۔

مجھے اپنی اقدار و افزائی میں مغرور رہنے دو۔۔

مجھے مستور رہنے دو!۔"

سورج کی آنکھوں کو چندھیا دینے والی کرنوں نے لاہور کو گھیر رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

مہرش اور اس کا خاندان ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔

"امی! امی! میرے کپڑے کب سل کر آئیں گے؟ عید میں ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے؟"

مہرش کے چھوٹے بھائی شہراز نے کہا۔

"بیٹا! آجائیں گے کپڑے سل کر۔ فکر مت کرو۔"

مہرش اور شہراز کی والدہ صباء بیگم نے کہا۔

"امی! ہماری عید کی شاپنگ ساری ہو گئی ہے مگر ابھی بھی جیولری کا کافی کچھ رہتا ہے۔"

مہرش نے کہا تو صباء بیگم کو تھوڑا غصہ آیا۔

"اف اللہ! تم لوگ ایک مرتبہ کیوں نہیں مجھے لکھ کر دیتے کہ کیا کیا چاہیے۔۔روز روز بازاروں کے چکر نہیں لگائیں جاتے۔"

"امی میں نے لسٹ میں سب کچھ لکھا تھا مگر پھر بھی چیزیں رہ جاتی ہیں۔"

"اچھا! اچھا! احمد صاحب ۔۔۔کل ہم بازار دوبارہ جائیں گے۔"

صباء بیگم نے مہرش اور شہراز کے والد احمد صاحب سے کہا نہیں بلکہ انہیں حکم دیا۔

احمد صاحب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"زمانے کی نظر گہنا نہ دے پاکیزگی میری حیا کے لعل و گہر سے مجھے پر نور رہنے دو۔۔

مجھے مستور رہنے دو!۔"

مہرش اپنے کمرے میں موجود اپنے موبائل کو استعمال کرنے میں مصروف تھی۔ مہرش کی آنکھیں سرمئی تھیں۔اس کے کمر تک آتے سیاہ بال پونی میں بندھے تھے۔وہ شلوار قمیص میں ملبوس تھی اور اس نے دوپٹہ اپنے اوپر پھیلا کر لیا ہوا تھا۔وہ بہت حسین تھی۔بہت دلکش۔

اچانک اس کے موبائل کی سکرین پر انسٹا گرام سے ایک نوٹیفیکیشن آیا۔

"رابی آپی کا میسج !۔"

اس نے زیر لب کہا اور انسٹا گرام کھولا۔اس کے چہرے پر ایک خوشی آگئی۔

رابی کے بہت سے وائس میسجز آئے ہوئے تھے۔

مہرش جانتی تھی کہ یہ وائس میسجز کس بات کے سلسلے میں ہیں۔

مہرش نے اپنے انسٹا گرام پر ایک پرائویٹ اکاؤنٹ بنایا ہوا تھا جس پر وہ صرف اس کی کچھ فی میل کزنز ہی تھیں۔وہ اس پر اپنی حجاب میں تصویریں لگاتی تھی تاکہ وہ حجاب کو پروموٹ کر سکے اور لوگ یہ جان سکیں کہ حجاب میں انسان کتنا باوقار اور پر اعتماد لگتا ہے۔وہ اچھائی کو پروموٹ کرنے کے لیے اپنی تصویریں لگاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے وائس میسجز آن کیے۔

"اسلام و علیکم میری پیاری مہرش !۔۔آج میں نے آپ کی حجاب میں تصویریں دیکھئیں تو مجھے آپ پر بہت proud فیل ہوا۔۔

یقین کرو۔۔

You are doing such a great thing!..

بس بچے ایک بات یاد رکھنا!۔۔

جو چیزیں آپ کو باقیوں سے مختلف بناتی ہیں، انہیں کبھی مت چھوڑنا۔"

رابی کے وائس میسجز سننے کے بعد مہرش بہت خوش ہوئی۔اس نے رابی کو جواب میں شکریہ وغیرہ کہا۔وہ اور بھی بہت کچھ کہنا چاہتی تھی

لیکن

دل کا حال الفاظ بیان نہیں کر سکتے۔

رابی مہرش سے عمر میں کچھ سال بڑی تھی۔وہ اس سے سات سمندر دور امریکہ میں رہتی تھی۔
رابی دل کی بہت اچھی تھی۔وہ خود حجاب کرے یا نہ کرے، اس نے ہمیشہ مہرش کی حجاب کرنے میں بہت حوصلہ افزائی کی۔وہ بالکل مہرش کی بڑی بہن کی طرح تھی۔

دوسروں کا نیک کام میں ساتھ دینا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا بہت بڑی نیکی ہے!۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"زمانہ خلق ہے،
میں ذریعہ تخلیق ٹھہری ہوں۔۔

مجھے اس منصب تخلیق پہ معمور رہنے دو۔۔

مجھے مستور رہنے دو!۔"

صباء بیگم باورچی خانہ میں رات کے کھانے کے برتن دھونے میں مصروف تھیں۔

مہرش ادھر ان کے پاس گئی۔

"امی کیا کر رہی ہیں؟"

مہرش نے پوچھا۔

"برتن دھو رہی ہوں۔۔ تمہیں کچھ چاہیے؟"

صباء بیگم نے پوچھا۔

"نہیں امی! مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

"ہاں کہو!۔"

"امی وہ۔۔"

مہرش کچھ کہنا چاہ رہی تھی لیکن شاید وہ گھبرا رہی تھی۔

"کیا؟"

www.novelsclubb.com

صباء بیگم نے پوچھا۔

"امی وہ مجھے عید پر حجاب کرنا ہے۔"

مہرش نے کہا تو صباء بیگم کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

"کیا؟ کیا کہا؟"

مہرش یہ سن کر تھوڑا گھبرا گئی۔

"امی! مجھے عید پر حجاب کرنا ہے۔"

مہرش نے اپنی بات دوہرائی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔عید پر حجاب کرو گی؟۔۔سب اتنا مذاق اڑائیں گے۔۔اور گرمی بھی اتنی ہو گی۔"

صباء بیگم نے تھوڑی بلند آواز میں کہا۔

"امی کچھ نہیں ہو گا مجھے کر لینے دیں۔"

مہرش نے کہا۔اس کا انداز التجا کرنے والا تھا۔

"مہرش! میں نے جو کہنا تھا وہ کہہ دیا۔۔اب بس مجھے اس ٹاپک پہ کوئی بات نہیں کرنی۔"

"آپ جو مرضی کہہ لیں۔۔میں کروں گی۔"

مہرش نے دکھی سے انداز میں کہا اور پھر وہاں سے بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"مہرش!!۔"

صباء بیگم نے بلند آواز میں کہا۔لیکن مہرش اب تک جاچکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

"نہیں محتاج میری ذات مصنوعی سہاروں کی۔۔
حیا کی پاسداری سے،مثال حور رہنے دو۔۔
مجھے مستور رہنے دو!۔"

www.novelsclubb.com

مہرش کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

وہ اپنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔

"چاہے جو مرضی ہو جائے۔۔میں اپنے حجاب پر کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کروں گی۔۔اور اگر۔۔
میں عید پر حجاب نہ کر پائی تو میں پھر کبھی حجاب نہیں کروں گی۔۔اب یہ عید ہی فیصلہ کرے گی
"۔

اگر وہ اس وقت اپنے حجاب پر سمجھوتا کر لیتی تو وہ کمزور پڑ جاتی، اور اسے کمزور نہیں پڑنا تھا۔ وہ کیوں نیک کام پر سمجھوتا کرے؟

کیا اس کی اپنی کوئی زندگی نہیں؟

اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔

"میرا حجاب میری پہچان ہے۔۔ میں اپنے حجاب پر کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کروں گی۔"

مہرش نے کہا۔ وہ بہت پر اعتماد تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"میرے سر پر جو چادر ہے، میرے ایماں کا سایہ۔۔

اسی سائے کی ٹھنڈک ہے، ہر اک غم دور رہنے دو۔۔

مجھے مستور رہنے دو!۔"

احمد صاحب لونگ روم میں بیٹھے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے کہ تب ہی مہرش وہاں آئی۔

"بابا! مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

اس کا چہرہ اداس تھا۔ احمد صاحب پریشان ہوئے۔ انہوں نے مہرش کو اپنے پاس بلایا۔

"بیٹھو بیٹا! کیا ہوا ہے؟ بتاؤ مجھے۔"

انہوں نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"بابا وہ مجھے عید پر حجاب کرنا ہے۔"

اس نے دکھی سے انداز میں کہا۔

"اچھا تو اس میں کیا مسئلہ ہے؟"

"بابا! امی اجازت نہیں دے رہئیں۔"

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

انہوں نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ کہہ رہی ہیں کہ سب تمہارا مذاق اڑائیں گے۔"

"ہاں یہ تو انہوں نے ٹھیک کہا۔"

مہرش یہ سن کر تھوڑا حیران ہوئی، لیکن پھر وہ سمجھ گئی کہ وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

"لیکن میں جانتا ہوں کہ تمہارا ایمان اتنا کمزور نہیں کہ تم لوگوں کی باتوں کی وجہ سے نیکی کی راہ چھوڑ دو۔"

احمد صاحب نے یہ کہا تو مہرش کے اداس چہرے پر ایک خوشی کی لہر آگئی۔

"بابا! آپ امی کو راضی کریں نا۔"

اس نے التجا کی۔

"تم ان کی فکر مت کرو۔۔ میں انہیں راضی کر لوں گا۔"

"امی یہ بھی کہہ رہی تھیں کہ گرمی بھی بہت ہے تو تم حجاب مت کرنا۔"

"اوہو! یہ بات بھی ان کی ٹھیک ہے۔"

"جی! لیکن کیا میں اتنی سی تکلیف کی وجہ سے اللہ کا حکم ٹال دوں؟"

مہرش نے کہا تو احمد صاحب نے کہا کہ

"نہیں مہرش! تم جو کر رہی ہو، وہ بالکل صحیح ہے۔۔ تم اپنی امی کی ٹینشن مت لو۔۔ میں انہیں راضی کر لوں گا۔۔ تم بس یہ بتاؤ کہ کس کلر کا سکارف چاہیئے تمہیں؟"

مہرش کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ اس نے تھوڑا سوچنے کے بعد جواب دیا کہ

"بابا! مجھے وائٹ کلر کا سکارف چاہیئے۔"

"ڈن!۔"

www.novelsclubb.com

احمد صاحب نے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں اپنے دیں پہ شیدا ہوں، یہ میرا تاج ہے گویا

میرے اس دیں کی کرنوں کو میرا منشور رہنے دو

مجھے مستور رہنے دو!۔"

صباء بیگم رات کے کھانے کے برتن دھونے کے بعد اپنے کمرے میں آئیں۔

www.novelsclubb.com

احمد صاحب بھی وہاں موجود تھے اور وہ اپنے موبائل کو استعمال کرنے میں مگن تھے۔

انہوں نے جیسے ہی صباء بیگم کو دیکھا تو انہوں نے موبائل بند کیا اور پھر وہ کہنے لگے

"صباء! مہرش آئی تھی میرے پاس۔"

انہوں نے کہا تو صباء بیگم کے چہرے پر غصے کی لہر دوڑی۔

"اف اللہ یہ لڑکی!۔۔دیکھیئے آپ جو مرضی کہیں میں اس کی بات نہیں مانوں گی۔"

"صباء اسے اجازت دے دو۔۔وہ کچھ غلط تو نہیں کر رہی جس پر اسے روکا جائے۔"

احمد صاحب نے کہا۔

"آپ نہیں سمجھ رہیں۔۔خاندان والے کتنا مذاق اڑائیں گے۔۔میں جانتی ہوں وہ یہ سب برداشت نہیں کر پائے گی۔۔میں نہیں چاہتی کہ اس کا دل ٹوٹے۔"

صباء بیگم کی اس بات نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ انہوں مہرش سے کتنا پیار ہے۔وہ بس مہرش کے لیے ہی کہہ رہی تھیں۔انہیں ڈر تھا کہ مہرش کا دل نہ ٹوٹ جائے ورنہ انہیں اس کے حجاب سے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

"اوہو!تم فکر مت کرو۔مہرش بہت مظبوط ہے۔۔وہ نہیں گھبرائے گی۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے!میں مان لیتی ہوں۔۔لیکن آپ دیکھ لے نا۔۔وہ حجاب continue نہیں کر پائے گی۔۔میں اسے جانتی ہوں۔"

"یہ بات تو بعد کی ہے۔۔آپ اسے اجازت دیتی ہیں؟"

"دے رہی ہوں میں اسے اجازت۔۔لیکن آپ میری بات لکھ لیں۔۔ وہ حجاب permanent نہیں کر پائے گی۔"

صباء بیگم نے آخر کار اجازت دے ہی دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"دعا ہے ناز کی آقا کہ اس امت کو غیرت دے

میں اس امت کا مرکز ہوں، مجھے غیور رہنے دو

مجھے مستور رہنے دو!۔"

(روبینہ فرید)۔

لاہور کو صبح کی روشنی نے گھیر لیا تھا۔

آج عید میں صرف چھ دن باقی تھے۔

ہر طرف عید کی تیاریاں اپنے عروج پڑ تھیں۔

مہرش اپنے کمرے میں موجود تھی۔وہ سنگھار میز کے سامنے کھڑی تھی اور اس کے ہاتھ میں ایک سفید رنگ کا سکارف تھا۔

"اس بار عید پر بہت مزہ آئے گا۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔مجھے اجازت مل گئی حجاب کرنے کی۔"

وہ فاتحانہ انداز میں اپنے آپ سے کہہ رہی تھی۔اس کی سرمئی آنکھوں میں بہت خوشی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج چاندرات تھی۔

www.novelsclubb.com

مہرش کے گھر مہندی لگانے والی آئی ہوئی تھی۔

مہرش نے مہندی لگوائی تو اس کے ہاتھ ہمیشہ کی طرح بہت حسین لگ رہے تھے۔ مہرش کی والدہ صباء بیگم نے بھی مہندی لگوانے کا فیصلہ کیا لیکن گھر کے کاموں کی کثرت کی وجہ سے انہیں موقع ہی نہ مل سکا۔

مہندی لگانے والی مہندی لگا کر چلی گئی۔

مہرش نے ایک نظر اپنے ہاتھوں کو دیکھا اور پھر بھاگتی ہوئی اپنے گھر کی چھت پر گئی۔

اس نے آسمان پر نگاہ ڈالی تو رات کی سیاہ تاریکی میں چاند بہت دلفریب لگ رہا تھا۔ چاند کی یہ خوبصورت روشنی تمام مصنوعی روشنیوں سے بڑھ کر تھی کیونکہ

یہ قدرت کی روشنی تھی!۔

وہ چاند کو دیکھ رہی تھی اور پھر اس نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائیں۔

"میرے پیارے اللہ تعالیٰ!۔۔ مجھے یقین ہے کہ یہ عید میرے لیے ایک یادگار عید ثابت ہو گی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

"دلوں میں پیار جگانے کو عید آئی ہے
ہنسو کے ہنسنے ہنسانے کو عید آئی ہے!۔"

عید کا موقع آ چکا تھا۔

ہر طرف عید کی رونقیں تھیں۔

ایک خوشی ہر کسی کے چہروں پر تھی۔

سب ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔

یہ محبتیں بانٹنے کا دن تھا!۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوپہر کا وقت تھا۔

سورج کے تیور بہت برہم تھے۔

مہرش اپنے کمرے میں موجود تھی۔وہ ایک سفید رنگ کے لانگ فراک میں ملبوس تھی جس پر نیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھولوں کے ڈیزائین بنے تھے۔

ہمیشہ کی طرح وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کی بڑی سرمئی آنکھیں اس کے حسن کو ہمیشہ کی طرح چار چاند لگا رہی تھیں۔

وہ سنگھار میز کے سامنے کھڑی تھی اور تب ہی اس نے اپنے بیڈ کے اوپر سے اپنا سفید رنگ کا سکارف اٹھایا اور اسے اپنے چہرے کے ارد گرد لپیٹنا شروع کر دیا۔

سکارف کا رنگ اس کے چہرے کے رنگ کے آگے ماند پر گیا تھا۔

سکارف لینے کے بعد وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

صباء بیگم کا یہ دن بہت ہی مصروفیت والا تھا۔

قربانی کا گوشت دھونا پھر اسے بانٹنے کے لیے دینا اور پھر گھر میں پکانا، یہ سب کچھ واقعی بہت مشکل ہوتا ہے۔

سلام ہو ان سب خواتین کو جو یہ مشکل کام انتہائی نفاست سے انجام دیتی ہیں!۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہرش کا چھوٹا بھائی شہراز بھی عید کے لیے تیار ہو کر اپنے دوستوں سے ملنے چلا گیا۔

مہرش صباء بیگم کی مدد کروانے کے لیے آئی تو صباء بیگم کہنے لگئیں

"تم نے مدد کروانے کی بجائے کام کو مزید بڑھا دینا ہے۔"

یہ سن کر مہرش مسکرائی۔وہ جانتی تھی کہ یہ حقیقت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صباء بیگم بریانی اور قورمہ چولہے پر پکنے کے لیے رکھ کر اب خود تیار ہونے گئیں۔

ان کے گھر کا رواج تھا کہ ایک عید احمد صاحب اور ان کی بہنیں ان کے بڑے بھائی جاوید صاحب کے گھر کرتے تھے اور ایک عید احمد صاحب کے گھر۔

اس بار جاوید صاحب اور ان کی بہنیں کنیز اور سمیرا نے احمد صاحب کے گھر آنا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆

صباء بیگم بھی تیار ہو گئی تھیں۔

اب بس سب کو رشتہ داروں کے آنے کا انتظار تھا۔

"امی !امی !کب آئیں گے سب؟"

شہراز سے انتظار نہ ہو رہا تھا۔

"بس انتظار کرو آتے ہی ہوں گے۔"

صباء بیگم نے جواب دیا۔

"بابا کال کریں نا آپ انہیں۔"

شہراز نے احمد صاحب کو کہا۔

"اچھا اچھا! کرتا ہوں میں کال۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆

بالآخر

سب احمد صاحب کے گھر پہنچ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم تایا ابو!۔"

مہرش نے جاوید تایا کو سلام کیا تو انہوں نے بھی جواب میں کہا

"واسلام بیٹا!۔

وہ ایک ادھیڑ عمر شخص تھے۔

پھر شہراز بھی سب سے ملا۔

تائی امی سے بھی سب ملیں۔تائی امی کا نام حمیرا تھا۔

شہراز اور مہرش کنیز پھوپھو اور سمیرا پھوپھو سے بھی ملیں۔

سمیرا پھوپھو عمر میں کافی بڑی تھیں۔کیونکہ وہ اپنے چاروں بہن بھائیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ان کے بعد جاوید تایا سب سے بڑے تھے اور پھر احمد صاحب۔ان سب میں سب سے چھوٹی تھیں کنیز پھوپھو۔

ایک دوسرے سے ملنے کے بعد تمام مرد حضرات ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے۔اور چونکہ خواتین کی تعداد زیادہ تھی تو اس لیے باقی پورا گھر خواتین سے بھرا تھا۔

کنیز پھوپھو کی ایک بیٹی ہانیہ اور ایک بیٹا تھا جس کا نام آریان تھا۔آریان کی عمر مہرش سے دو تین سال بڑی تھی جب کہ ہانیہ مہرش سے صرف ایک سال بڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

سمیرا پھوپھو کی دو بیٹیاں تھیں جن کے نام تھے مائرہ اور یاسمین۔مائرہ اور یاسمین مہرش سے پانچ چھ سال بڑی تھیں۔

جاوید تایا کا ایک بیٹا احمر اور ایک بیٹی عالیہ تھی۔

احمر مہرش سے تین سال چھوٹا تھا اور عالیہ کی عمر مہرش جتنی ہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہرش اپنی تمام کزنز کے ساتھ چھت پر جا کر تصویریں کھنچوا رہی تھی۔

ہر کوئی سیلفیز وغیرہ لینے میں مصروف تھا۔

ابھی تک سوائے ہانیہ کے مہرش کو کسی نے اس کے سکارف پر کچھ نہیں کہا تھا۔ہانیہ کو مہرش سے ویسے ہی بہت مسئلے رہتے تھے۔خاندان میں کچھ لوگ ہوتے ہیں جن کو بغیر کسی وجہ کے مسائل پیدا کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ان سب کزنز میں سے سب سے زیادہ میک اپ ہانیہ نے ہی کیا ہوا تھا۔ اور اس کو یہ خوش فہمی تھی کہ وہ اس اوور میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔

ہانیہ نے مہرش سے یہ پوچھا تھا کہ

"تم اتنی نیک کب سے ہو گئی؟"

www.novelsclubb.com

یہ الفاظ اس نے بے شک مذاق میں ہی کہے تھے

لیکن

انسان کچھ کہنے سے پہلے یہ کیوں نہیں سوچتا کہ اس کے چند الفاظ انسان کو نیکی کی راہ پر چلنے سے روک سکتے ہیں۔

خیر ابھی تو سب تصویریں کھنچوانے میں مصروف تھے کہ تب ہی وہاں کنیز پھوپھو آ گئیں۔

مہرش کو یہ معلوم تھا کہ اس کے سکارف پر کوئی بات کرے یا نہ کرے کنیز پھوپھو اور ان کی بیٹی ہانیہ نے تو ضرور بات کرنی ہے۔

مہرش اس وقت یاسمین کے ساتھ سیلفی کھنچوا رہی تھی کہ تب ہی کسی نے کہا

"تم اب برقع بھی پہن لو!۔"

وہ یہ الفاظ سن کر مہرش چونکی۔

یہ الفاظ اور کسی نے نہیں بلکہ کنیز پھوپھو نے کہے تھے۔ان کی آنکھوں میں کچھ خاص تھا جو ان کے چہرے پر صاف جھلک رہا تھا، جسے وہ اپنی مصنوعی مسکراہٹ سے چھپانا چاہتی تھیں لیکن وہ چھپ نہیں پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک غصہ!

کیونکہ ان کی بیٹی ہانیہ تو سکارف کرتی نہیں تھی،اب انہیں ڈر تھا کہ کہیں سب مہرش کی تعریف نہ کر دیں اور ہانیہ کو کوئی کچھ کہہ نہ دے۔

اگرچہ کنیز پھوپھو کی کہی گئی بات اسے بری نہیں لگی۔

برقع کیا غلط ہے؟

لیکن مہرش کو تکلیف اس بات کی ہوئی تھی کہ جس انداز میں کنیز پھوپھو نے یہ کہا، جیسے حجاب اور برقع کوئی حقیر چیز ہو۔

"آخر لوگ اللہ کی پسندیدہ چیز کو حقیر کیسے سمجھ سکتے ہیں؟"

مہرش نے دل ہی دل میں سوچا۔

کنیز پھوپھو کی اس بات پر سب ہنسنے لگیں۔

کوئی بھی نہیں تھا وہاں جس نے مہرش کا ساتھ دیا ہو۔

www.novelsclubb.com

لیکن

مہرش کو کسی کا ساتھ نہیں چاہیئے تھا۔

کیونکہ جس کے ساتھ اللہ ہو، اسے کسی اور کا ساتھ کیوں درکار ہوگا؟

اس نے کنیز پھوپھو کو کوئی جواب نہ دیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ انہیں کچھ سمجھ نہیں آئے گا، وہ فضول میں اپنی بات ضائع کیوں کرتی؟

☆☆☆☆☆☆

تصویریں وغیرہ کھنچوانے کے بعد وہ سب چھت سے نیچے آئیں۔

رات ہو چکی تھی۔

اب صباء بیگم کھانا لگانے لگی تھیں۔

تمام خواتین ان کی مدد کروانا چاہتی تھیں

لیکن

نہیں! صباء بیگم کو تو ہر کام اکیلے کرنے کی عادت تھی

اور وہ گھر آئے مہمان سے کبھی کام کرواتی بھی نہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

لذیذ کھانے کی مہک پورے گھر میں جھوم رہی تھی۔

کھانا واقعی بہت مزے کا تھا۔

ہر کسی کو ہی کھانا بہت پسند آیا۔

یوں صباء بیگم کی ساری محنت کا پھل بھی انہیں مل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اب صباء بیگم چائے بنانے کے لیے باورچی خانہ میں موجود تھیں۔

اور مہرش کی دونوں پھوپھو اور تائی وغیرہ ان کے ساتھ باورچی خانہ میں موجود باتیں وغیرہ کرنے میں مصروف تھیں۔

دوسری طرف مہرش اپنی تمام کزنز کے ساتھ اپنے کمرے میں موجود تھی۔کوئی وہاں موبائل استعمال کرنے میں مصروف تھا تو کوئی یونہی باتیں کر رہا تھا۔سب کے چہروں پر تھکن صاف نمایاں تھی۔

"مہرش !تم سناؤ۔۔اس تبدیلی کی وجہ؟"

عالیہ نے بہت ہی تجسس بھرے انداز میں کہا، لیکن کہیں نہ کہیں اس کے انداز میں مذاق کا عنصر بھی تھا۔

www.novelsclubb.com

"تبدیلی؟ کیسی تبدیلی؟"

مہرش نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے پوچھا۔

"سکارف!۔"

عالیہ نے مسکراتے ہوئے کہا، دراصل اس نے مہرش کا مذاق بنانے کے لیے پوچھا۔

"مجھے سکارف کرنا پسند ہے اور ویسے بھی یہ میرے اللہ کی پسند ہے۔"

مہرش نے جواب دیا۔

"اچھا اچھا! یار لیکن ہم تو اتنے گناہ کرتے ہیں۔۔ پھر اس حجاب کا کیا فائدہ؟"

"بے شک ہم بہت گناہ کرتے ہیں۔۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اچھے کام کرنا ہی چھوڑ دیں۔"

یہ باتیں سن کر ہانیہ ذرا چونکا ہوئی۔اس نے اپنا موبائل بند کیا اور مہرش کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اوہو! کیا ہو گیا مہرش؟ آپ تو۔۔"

"کیا آپ تو؟۔۔ یار مجھے ایک بات بتاؤ تم لوگوں کو کیا ہے؟ میں جو بھی کروں۔۔ یہ تم لوگوں کا مسئلہ نہیں ہے۔۔اور ہانیہ! یہ تم ہی کہا کرتی ہو نا کہ اپنے کام سے کام رکھو!۔"

www.novelsclubb.com

مہرش نے کہا تو ہانیہ کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

"اچھا! اچھا! تم تو غصہ ہی کر گئی۔۔ میں تو یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ تمہیں اس میں گرمی نہیں لگ رہی؟"

ہانیہ نے پوچھا۔

"جب آپ اللہ کی رضا کے لیے کوئی کام انجام دیتے ہیں تو اللہ اس راہ میں پیش آنے والی تمام مشکلات کو آپ کے لیے آسان بنا دیتا ہے۔"

ہانیہ اور عالیہ کی باتوں میں اضافہ کرنے کے لیے اب کنیز پھوپھو بھی آگئی تھیں۔

مہرش انہیں دیکھ کر پہلے تھوڑا سا گھبرا گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب کیا ہونے والا ہے لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری نہ ہی وہ ڈری۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟"

کچھ تھا کنیز پھوپھو کے انداز میں جو مہرش سمجھ گئی تھی۔

کنیز پھوپھو کی ایک پرانی عادت تھی، ہر کسی کو ڈی گریڈ کرنا۔

"کچھ نہیں ماما! بس ہم مہرش سے پوچھ رہے تھے کہ اسے اس سکارف میں گھٹن نہیں ہوتی؟"
www.novelsclubb.com
ہانیہ نے کنیز پھوپھو سے کہا۔

"اوہو! تم نے بالکل ٹھیک کہا ہانیہ بیٹا۔۔ مہرش اتار دو یہ سکارف۔۔ ادھر تو سب اپنے ہی ہیں۔۔ ایزی ہو جاؤ۔"

انہوں نے کہا تو مہرش چونکی۔

"کنیز پھوپھو! جب مجھے کوئی مسئلہ نہیں تو آپ لوگ مجھے کیوں فورس کر رہے ہیں؟"

"بیٹا ہم تمہیں فورس نہیں کر رہے۔۔ ہم تو تمہارے لیے ہی کہہ رہے ہیں۔"

انہوں نے کہا تو مہر کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ تب ہی کنیز پھوپھو دوبارہ سے کہنا شروع ہو گئیں کہ

"اچھا مجھے یہ بتاؤ! یہاں سکارف کیا کیوں ہوا ہے؟۔۔ہم سب کوئی غیر ہیں کیا؟"

"دیکھیں پھوپھو پلیز!۔۔یہ میری مرضی ہے۔۔بلکہ یہ تو اللہ کا حکم ہے!۔"

مہرش نے کہا۔

"اف! مجھے ایک بات سچ سچ بتانا۔"

کنیز پھوپھو نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

"کیا؟"

www.novelsclubb.com

مہرش نے پوچھا۔

"تمہیں صباء بھابھی اور احمد بھائی نے حجاب کرنے پر فورس کیا ہے نا؟"

ان کی اس بات پر مہرش مزید چونکی اور اس کے اعصاب تنے۔

"نہیں! ایسا کچھ نہیں ہے۔"

اس نے جواب دیا تو کنیز پھوپھو نے اس کی اس بات کو کوئی اہمیت نہین دی کیونکہ انہیں لگتا تھا کہ وہ جو کہتی ہیں وہ ٹھیک ہوتا ہے۔

"رکو میں صباء بھابھی سے پوچھ کر آتی ہوں۔"

وہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکلئیں۔

"صباء بھابھی !صباء بھابھی !۔۔"

کنیز پھوپھو یہ کہتے ہوئے باورچی خانہ تک گئیں۔

اور مہرش بھی ان کے پیچھے گئی لیکن وہ باورچی خانہ کے باہر ہی کھڑی ہو گئی جہاں سے اس کو کنیز پھوپھو اور صباء بیگم کی باتوں کی آواز آرہی تھی۔وہاں سمیرا پھوپھو اور حمیرا تائی بھی تھیں۔

"مہرش کو آپ نے کیوں فورس کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں !نہیں !ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔یہ اس کا شوق ہے۔۔اور ویسے بھی اس میں برائی کیا ہے؟"

صباء بیگم کی اس بات پر مہرش کے چہرے پر خوشی آئی۔

"صباء !تمہاری بیٹی کے لیے تو ہم سب گناہ گار ہو گئے پھر ؟ ہے نا؟ایسا ہی ہے !۔"

کنیز پھوپھو جیسے یہ چاہ رہی تھیں کہ کسی طرح صباء بیگم مہرش کو سکارف کرنے سے روک دیں۔

"نہیں کنیز باجی !ایسا کچھ نہیں ہے۔"

"بس کردیں صباء بھابھی۔۔آپ کی بیٹی جس طرح سے ہم سب کو دیکھ رہی ہوتی ہے نا۔۔اس سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ہم سب کو گناہ گار سمجھتی ہے۔"

کنیز پھوپھو یہ کیا کہہ رہی تھیں۔اس وقت سے تو کنیز پھوپھو ہی مہرش کو عجیب طریقے سے دیکھ رہی تھیں۔

اور مہرش آخر کیوں ان لڑکیوں کو اپنے سے حقیر سمجھے جو حجاب نہیں کرتیں؟

حجاب کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو لڑکیاں حجاب نہیں کرتیں آپ انہیں اپنے سے کم تر سمجھیں!۔

www.novelsclubb.com

"ن۔۔نہیں۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔"

صباء بیگم نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اف! بس! بس! مجھے تو بہت دکھ ہوا ویسے۔"

کنیز پھوپھو یہ کہہ کر وہاں سے چلی گئیں۔ان کے چہرے پر ایک غصہ تھا جو باورچی خانہ سے باہر نکل کر غائب ہو گیا اور پھر اس چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ آگئی۔ جیسے وہ جو کرنا چاہتی تھیں اس میں کامیاب ہو گئیں ہوں۔

مہرش اپنی امی کے پاس باورچی خانہ میں آئی تو صباء بیگم نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا

"تمہاری وجہ سے ہوا ہے سب کچھ! صرف تمہاری ضد کی وجہ سے۔"

"امی! میں نے کیا کیا ہے؟"

"چپ کر جاؤ تم اب۔۔ یہاں سے جاؤ۔۔اور جا کر اپنی پھوپھو کو مناؤ۔۔ نہیں تو انہوں نے اس بات کا بہت بڑا ایشو بنا دینا ہے۔"

صباء بیگم نے کہا تو مہرش کے چہرے پر ایک ناگواری کی لہر دوڑی۔

"امی! میں کیا کروں؟"

اس نے ناگواری سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"جا کر معافی مانگو ان سے۔"

مہرش کے دل پر ایک دم بوجھ سا پڑ گیا۔

وہ کیوں معافی مانگے جب اس نے کچھ کیا ہی نہیں۔

"میں ایسا کچھ نہیں کر رہی۔"

مہرش یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی جہاں اس کی تمام کزنز موجود تھیں اور وہ سب اسے دیکھ کر ہنس رہی تھیں۔

"اچھا ہوا اس کے ساتھ۔"

عالیہ نے سمیرا پھوپھو کی بیٹی مائرہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ان سب باتوں میں جو بھی ہوا، مہرش کو ایک بات سمجھ آگئی تھی کہ

جب انسان خود کوئی نیک کام نہ کر رہا ہو

تو وہ دوسروں کو بھی نیک راہ پر چلنے نہیں دیتا۔

مگر مہرش کو ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ وہ بہت مضبوط تھی۔ اپنی بات پر ڈٹ جانے والی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

سب چائے پی رہے تھے۔

مہرش اکیلی چھت پر تھی جب عالیہ اس کے پاس آئی۔

چاند کی روشنی رات کی تاریکی میں بہت حسین لگ رہی تھی۔

مگر آج اس روشنی میں کچھ مختلف تھا۔

ایک دکھ کی لہر!۔

"مہرش! مجھے دکھ ہوا آج جو تمہارے ساتھ ہوا۔"

عالیہ نے کہا۔

مہرش بہت حیران ہوئی۔

عالیہ وہی لڑکی تھی جو بہت خوش تھی کہ مہرش کی بے عزتی ہوئی ہے اور اب ایک دم سے اسے کیا ہو گیا تھا۔

کیا یہ منافقت نہیں؟

"عالیہ! مجھے تمہاری سمجھ نہیں آتی۔۔ایک طرف تم کچھ کہتی ہو اور دوسری طرف کچھ۔"

www.novelsclubb.com

جب مہرش نے یہ کہا تو عالیہ کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

وہ اس بات کی امید نہیں کر رہی تھی۔

مہرش اسے یہ کہہ کر چھت سے چلی گئی۔اور عالیہ اسے یوں جاتا دیکھتی رہی۔

☆☆☆☆☆☆☆

سب مہمان جا چکے تھے۔

مہرش اپنے کمرے میں عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی۔

اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنی امی صباء بیگم سے جا کر بات کرے گی۔

"مجھے امید ہے وہ مجھ سے ناراض نہیں ہوں گی۔"

وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی اور سیڑھیاں اتر کر اپنی امی اور ابا کے کمرے میں جانے ہی لگی تھی کہ تب ہی اسے اپنی والدہ کی باتوں کی آواز آئی۔

اس نے ادھر ادھر نظر دہرائی تو اسے لونگ روم میں صباء بیگم نظر آئیں۔

وہ لونگ روم میں گئی۔

www.novelsclubb.com

صباء بیگم کے چہرے پر بہت خوشی تھی اور مہرش کو دیکھ کر تو ان کے چہرے پر مزید خوشی آ گئی۔
صباء بیگم کسی سے فون پر بات کر رہی تھیں۔ وہ صوفے پہ بیٹھی تھیں۔

مہرش کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اتنی خوش کیوں ہیں۔

"جی! جی! ہمیں خود بہت خوشی ہوتی ہے مہرش کے یوں سکارف کرنے پر۔"

مہرش یہ سن کر چونکی۔

"جی! یہ اس کا خود کا شوق ہے۔۔اور ہمیں بھی اس کے سکارف پر کبھی اعتراض نہیں ہوا۔"

مہرش یہ سن کر مزید چونکی۔

صباء بیگم نے فون بند کیا اور پھر مہرش کی جانب بڑھی۔صباء بیگم نے مہرش کو پیار سے گلے لگا لیا۔

"مہرش! مجھے تم پر فخر ہے۔"

یہ الفاظ سن کر مہرش کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"مہرش تمہیں پتہ ہے میں نے ہماری فیملی فوٹوس وٹس ایپ کے اسٹیٹس پر لگائی تھی۔۔اور وہ اسٹیٹس تمہاری ٹیچر مس آمنہ نے دیکھا۔۔تم جانتی ہو انہوں نے کیا کہا؟"

"کیا؟"

"انہوں نے کہا کہ مجھے بہت خوشی ہوئی مہرش کے سکارف کرنے پر۔۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپ نے مہرش کی تربیت بہت اچھی کی ہے۔۔ تم جانتی نہیں ہو مہرش انہوں نے تمہاری اور میری کتنی تعریف کی۔"

مہرش یہ سب سن رہی تھی اور اس نے دل ہی دل میں سوچا کہ

"اللہ نے اپنی پسندیدہ چیزوں میں عزت تو رکھی ہے۔"

لیکن مہرش کو ان تعریفوں کی کوئی ضرورت نہ تھی۔وہ یہ سکارف صرف اللہ کی رضا کے لیے کر رہی تھی۔اسے دنیا کی تعریف نہیں چاہیے تھی۔

"عید کا یہ دن واقعی بہت یادگار گزرا!۔"

www.novelsclubb.com

کیونکہ

اس عید پر اسے وہ کرنے کی اجازت مل گئی جو وہ کرنا چاہتی تھی!

یعنی

مکمل آزادی کے ساتھ حجاب کرنا!۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عید کا دوسرا دن آچکا تھا۔

پاکستان کے ہر گھر کی طرح مہرش وغیرہ بھی آج اپنی نانی اماں کے گھر جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

مہرش نے آج ایک گلابی رنگ کا لانگ فراک پہن رکھا تھا جس کے اوپر حسین پھولوں کے ڈیزائنز بنے تھے۔ساتھ اس نے کندھے کے ایک طرف ایک سنہرے رنگ کا کامدار دوپٹہ لے رکھا تھا۔سکارف اس نے گلابی رنگ کا لیا ہوا تھا۔

جب نینا اور اس کے خاندان والے نانی اماں کے گھر گئے تو وہاں ہر کوئی ایک دوسرے سے خوش دلی سے مل رہا تھا۔

ان کے گھر کو عید کی رونقوں نے گھیر رکھا تھا۔

ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔

عید کا یہ دن بھی بہت یادگار گزرا۔

مہرش کے سکارف پر بھی کسی نے کچھ نہیں کہا، بس ایک دو افراد نے ہی دو تین جملے کہیں مگر اس بار صباء بیگم نے انہیں چپ کروا دیا تو مہرش کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عید کے تیسرے دن مہرش اور اس کے خاندان نے فیصلہ کیا کہ وہ سب باہر کہیں گھومنے جائیں گے۔

www.novelsclubb.com

اس طرح ان سب نے بادشاہی مسجد جانے کا فیصلہ کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سورج کے تیور آج کچھ کم ہی برہم تھے۔

وہ سب بادشاہی مسجد پہنچ چکے تھے۔

یہ مسجد بہت ہی متاثر کن تھی۔

بادشاہی مسجد پاکستانی صوبہ پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں مغل دور کی ایک مشہور اجتماعی مسجد ہے۔مسجد لاہور قلعہ کے مغرب میں والڈ سٹی لاہور کے مضافات میں واقع ہے،اور بڑے پیمانے پر اسے لاہور کے مشہور ترین مقامات میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔

یہاں جا کر انہوں نے بادشاہی مسجد گھومی۔

مہرش کو آج بہت مزہ آرہا تھا کیونکہ اسے تاریخی مقامات پر جانے کا بہت شوق تھا۔

اس نے ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنے چہرے کے ارد گرد سکارف لپیٹا ہوا تھا۔

وہ اپنے آپ کو سکارف میں بہت محفوظ محسوس کرتی کیونکہ

www.novelsclubb.com

حجاب میں انسان دنیا کی بہت سی ہولناک نظروں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

عید کا یہ دن بھی بہت یادگار ثابت ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

عید ختم ہو چکی تھی۔

مہرش اپنے کمرے میں موجود موبائل استعمال کر رہی تھی کہ تب ہی اس نے وٹس ایپ بند کیا اور اپنا انسٹاگرام کھولا۔

انسٹا گرام کھولتے ہی سامنے ایک لڑکی کی تصویر آئی جس نے اپنے چہرے کے ارد گرد سکارف لپیٹا ہوا تھا۔

یہ چہرہ مہرش اچھے سے پہچانتی تھی۔

یہ اور کوئی نہیں بلکہ

یہ وہی لڑکی تھی۔

جاوید تایا کی بیٹی۔

عالیہ !۔

www.novelsclubb.com

اسے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئ۔

مہرش کو یہ دیکھ کر سمجھ آگئی تھی کہ عالیہ مہرش کے حجاب سے متاثر تھی۔لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ عالیہ جاوید اس بات کا اظہار کبھی نہیں کرے گی۔

اور مہرش یہ چاہتی بھی نہیں تھی کہ عالیہ اس بات کا اقرار کرے۔

مہرش کے لیے یہی کافی تھا کہ اس نے نیکی کے کام کو پھیلایا !۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہرش رات کا کھانا کھانے کے بعد اپنے کمرے میں گئی۔

وہ اپنے کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہی تھی کہ تب ہی اس کی نظر الماری میں موجود ایک کتاب کی جانب گئی۔

اس کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ آگئی اور آنکھوں میں ایک چمک۔

وہ الماری کی جانب بڑھی اور اس نے وہ کتاب اٹھالی۔اس کتاب کے سفید کور پر سنہرے الفاظ میں تحریر تھا

"پردے کے احکام!۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ایک دم اس کا ذہن کچھ دن پیچھے چلا گیا۔

گھر سے دور۔

کالج میں۔

ایک لائبریری۔

مہرش احمد وہاں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔اس نے وہ کتاب پڑھنے کے بعد فیصلہ کیا کہ اب وہ کوئی اور کتاب پڑھے۔

وہ کتابوں کی لمبی قطاروں میں ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگی کہ تب ہی اس کے ہاتھ ایک کتاب لگی۔

اس کتاب کے سفید کور پر سنہرے الفاظ میں تحریر تھا

"پردے کے احکام!۔"

اس نے یہ کتاب دیکھی تو اس نے سوچا کہ

"چلو یہ کتاب بھی پڑھ کر دیکھ لیتے ہیں۔"

اس نے وہ کتاب اپنے بیگ میں رکھی اور پھر لائبریری سے وہ کتاب کچھ دنوں کے لیے لے لی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لاہور کو رات کی تاریکی نے گھیر رکھا تھا۔چاند کی دلفریب روشنی بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

مہرش اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اور اس کے ہاتھ میں وہ کتاب تھی جو وہ کالج کی لائبریری سے لائی تھی۔

اس کتاب کو پڑھتے ہوئے مہرش کے چہرے پر کچھ خاص تھا۔

کچھ مختلف۔

جیسے انسان کسی بہت بڑی حقیقت کو جان لے!۔

کتاب کو پڑھتے ہوئے ایک صفحہ پر موٹے موٹے حروف میں تحریر تھا

"آواز کا پردہ!۔"

جب اس نے یہ پڑھا تو وہ تھوڑا حیران ہوئی۔

"آواز کا پردہ! کیا انسان بولے بھی نا۔"

اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

www.novelsclubb.com

"اے پیغمبر کی بیویو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم پرہیز گار رہنا چاہتی ہو تو کسی (اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں نہ کرو تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کرے۔ اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔"

یہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 32 کا ترجمہ تھا جو اس کتاب میں تحریر تھا۔ اس کے بعد اس آیت کی تفسیر لکھی تھی۔

"آواز کا پردہ کیا ہے؟

آواز کا پردہ یہ ہے کہ عورتیں نامحرم افراد سے نرم لہجے میں گفتگو نہ کریں تاکہ کسی کے دل میں کوئی امید یا مرض پیدا نہ ہو۔ عورتوں کا لہجہ رعب دار اور باوقار ہونا چاہیئے۔ یہی آواز کا پردہ ہے۔"

مہرش کو اب سمجھ آئی کہ آواز کا پردہ کیا ہے۔

"اوہ! مجھے تو لگا کچھ نہ بولنا ہی آواز کا پردہ ہے۔"

اس نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

اس کتاب پر اب سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 59 تحریر تھی جس کا ترجمہ اور تفسیر وہ پڑھنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکالیا کریں۔اس طریقے میں اس بات کی زیادہ توقع ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی، تو ان کو ستایا نہیں جائے گا۔اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

یہ سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 59 کا ترجمہ تھا۔اب باری اس آیت کی تفسیر کی تھی۔

اس آیت کا پس منظر تحریر تھا کہ

"مدینہ طیبہ میں یہود و مشرکین اور منافقین کی کافی تعداد تھی جن کے اوباش نوجوان شرم وحیا کی قدروں سے ناواقف تھے۔ان کی ایک رذیل حرکت یہ بھی تھی کہ جب عورتیں اپنے گھروں سے باہر نکلتیں تو وہ انہیں ستاتے۔یہ ان کے ہاں عام دستور تھا اور اس کو زیادہ معیوب بھی نہ سمجھا جاتا۔ان کے بڑے بوڑھے بھی ان حرکات کو جوانی کی خرمستیاں کہہ کر ٹال دیتے۔یہ لوگ یہ حرکات مسلمان خواتین کے ساتھ بھی انجام دیتے۔مسلمانوں نے اپنی اس تکلیف کا تذکرہ جب حضرت محمد ﷺ سے کیا۔"

تب پردے کا حکم نازل ہوا۔

www.novelsclubb.com

رسول ﷺ نے مسلمانوں کی اس تکلیف پر تردد کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیت نازل ہوئی۔

مسلمان عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو بڑے پر وقار اور آبرومندانہ طریقہ سے نکلیں۔نگاہ نیچی رکھ کر راستہ پر چلیں۔راستہ چلتے اونچی آواز سے باتیں نہ کریں۔ادھر ادھر تاک جھانک نہ کریں۔

پردے کی بہت سی حکمتیں ہیں۔

پردے میں اللہ کی رضا ہے۔

جب مسلمان عورتیں چادر اوڑھ کر باہر نکلتی ہیں تو دور سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ کوئی مسلمان خاتون آرہی ہے۔

پردہ شرافت وعفت اور شرم وحیا کا نشان ہے۔

پردہ کرنے والی خواتین شریروں کی شرارت اور ہولناک نظروں کی جسارت سے بچ جاتی ہیں۔

اس آیت کی تفسیر مکمل ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہرش نے کتاب بند کی اور ایک دم اس کا ذہن بہت سی سوچوں کے سمندر سے بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جب پردہ کرنا اللہ کا حکم ہے تو میں اس حکم کو کیوں نہیں مانتی؟"

اس نے اپنے آپ سے سوال کیا۔

"ہم کیوں دین کے صرف ان احکامات کو مان لیتے ہیں جو آسان ہوں یا جو ہمارے مزاج پر پورا اترتے ہوں؟"

سوالوں کا سلسلہ جاری رہا۔

"ہاں! میں نے غلط کیا!۔"

اس نے آنکھیں بند کیں اور یہ تسلیم کیا۔

پھر اس نے اپنی آنکھیں کھولیں جو بھیگی ہوئی تھیں۔

"میرے پیارے اللہ ! میں گناہ گار ہوں۔۔میں نے آپ کے حکم کی تکمیل نہیں کی۔۔میں معافی چاہتی ہوں۔۔

لیکن اب میں اپنی پوری کوشش کروں گی کہ آپ کے حکم کی تکمیل کروں۔"

اس نے اللہ سے عہد کیا۔

اور پھر اس نے زیر لب کہا کہ

www.novelsclubb.com

"میں حجاب کے بہتر سے بہترین مقام پر پہنچنے کی اپنی پوری کوشش کروں گی !۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موجودہ دن۔

مہرش نے وہ کتاب اپنی الماری میں رکھ دی اور پھر عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنے چلی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ سال بعد۔

مہرش کی ڈگری اب مکمل ہو چکی تھی۔ اسے اب ایک جاب کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ ان کے گھر کے حالات اب پہلے جیسے نہیں رہے تھے۔ احمد صاحب کی صحت بھی ٹھیک نہیں تھی اس طرح ان کی جاب بھی ختم ہو گئی تھی۔ صباء بیگم نے کیٹرنگ کا کام شروع کر دیا تھا۔ شہراز کالج جانا شروع ہو گیا تھا۔ گھر کے سارے اخراجات اب صباء بیگم کے لیے برداشت کرنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔

وقت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا۔

لیکن

www.novelsclubb.com

ہر مشکل کے بعد آسانی ہے!

اور

ہر ہار کے بعد جیت ہے!۔

مہرش اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔ وہ عبایے اور سکارف میں ملبوس تھی۔ آج اس کا انٹرویو تھا ایک کمپنی میں۔

اسے پوری امید تھی کہ اسے وہ جاب مل جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انٹرویو شروع ہو چکا تھا۔

وہ بالکل بھی گھبرائی ہوئی نہیں تھی۔

اسے اللہ پر اور اپنے آپ پر پورا بھروسہ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انٹرویو مکمل ہو گیا تھا۔

"آپ کا یہاں کام کرنا ہماری کمپنی کے لیے بہت مفید ثابت ہو گا۔"

اس کمپنی کے چیئرمین شاہد صاحب نے کہا۔ شاہد صاحب ایک ادھیڑ عمر شخص تھے۔

www.novelsclubb.com

"بہت شکریہ!۔۔ میں آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی۔"

مہرش نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن آپ کو اپنے اندر تھوڑا سا بدلاؤ لانا ہو گا۔"

مہرش یہ سن کر چونکی۔

"کیسا بدلاؤ؟"

مہرش نے پوچھا۔

"مطلب آپ کو خود کو تھوڑا گروم کرنا ہو گا۔"

ان کی بات پر مہرش نے تھوڑا سوچ کر کہا کہ

"اور اگر میں ایسا نہ کروں؟"

مہرش کی بات پر شاہد صاحب چونکے۔

"تو ہم یہ جاب آپ کو نہیں دے سکتے۔"

شاہد صاحب نے ابرو اچکا کر کہا۔

مہرش یہ سن کر تھوڑا گھبرا گئی۔

"اگر یہ جاب مجھے نہ ملی تو پھر

بابا کی دوائیاں کون لائے گا؟

گھر کے اخراجات؟

شہراز کی فیس؟

گھر کا رینٹ؟

امی کب تک کیٹرنگ کا کام کرتی رہیں گی۔"

ان سب سوچوں نے اس کے دل پر ایک بوجھ ڈالنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بوجھ بڑھتا ہی جارہا تھا۔

"تو آپ نے کیا فیصلہ کیا مس مہرش؟"

شاہد صاحب نے کہا تو مہرش مزید گھبرا گئی۔

"مجھے !۔۔مجھے یہ جاب۔۔"

"کہیے !۔"

شاہد صاحب نے تھوڑا بلند آواز میں کہا۔

"اگر میں اپنا جاب چھوڑ کر یہ جاب کر لوں گی تو شاید لوگ مجھ سے بہت خوش ہوں گے لیکن میرا اللہ مجھ سے ناراض ہو جائے گا اور میں کسی قیمت اللہ کو ناراض نہیں کر سکتی۔"

مہرش نے پر اعتماد انداز میں کہا تو شاہد صاحب مزید چونکے۔

"آپ ایک بار پھر سوچ لیجیے! یہ موقع آپ کو پھر شاید نہ مل سکے۔"

"مجھے اپنے رب پر پورا بھروسہ ہے، اس نے میرا رزق کہیں نہ کہیں لکھا ہی ہو گا۔"

مہرش یہ کہہ کر اپنی کرسی سے اٹھی اور پھر وہاں سے چلی گئی۔اس کی سرمئی آنکھوں میں ایک امید ابھی بھی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ امید جو صرف اللہ سے لگائی جاتی ہے نہ کہ لوگوں سے !۔

"میرا حجاب میری پہچان ہے۔۔میں اپنے حجاب پر کسی قسم کا سمجھوتا نہیں کروں گی۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہرش اپنے گھر آئی۔

جب سب نے اس سے اس کی جاب کے بارے میں پوچھا تو اس نے سب کو ایک ہی جواب دیا

"اللہ نے ہمارا رزق کہیں اور لکھا ہے۔"

وہ یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

دل پر ایک ہلکا سا بوجھ تھا۔

ایک خوف کہ اگر اسے جاب نہ مل سکی۔

تب وہ کیا کرے گی؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صباء بیگم باورچی خانہ میں صبح کا ناشتہ بنا رہی تھیں کہ تب ہی شہر ازان کے پاس آیا۔

"امی! مہرش آپی کہاں ہیں؟"

"ان کا آج انٹرویو ہے ایک اور جگہ پر۔۔۔بہت ہی اچھی کمپنی میں۔۔تم بس دعا کرو کہ وہ کامیاب ہو جائیں۔"

"انشااللہ !امی۔"

انہیں اللہ سے پوری امید تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

مہرش اپنے گھر پہنچی۔وہ ہمیشہ کی طرح حجاب اور عبایے میں ملبوس تھی۔وہ جیسے ہی دروازے سے گھر کے اندر داخل ہوئی تو صباء بیگم اس کے پاس آئیں۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم امی !۔"

مہرش نے یہ کہہ کر اپنی امی کو گلے سے لگالیا۔

"امی اللہ ہمیں کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔"

وہ یہ کہہ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"کیا ہوا ہے بیٹا؟"

صباء بیگم کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔

"امی! مجھے جاب مل گئی ہے۔۔اور آپ جانتی ہیں یہ کمپنی اس کمپنی سے لاکھ درجے بہتر ہے جس میں، میں پہلے انٹرویو دینے گئی تھی۔"

مہرش خوشی سے کہہ رہی تھی۔

صباء بیگم کی آنکھیں بھی یہ سب سن کر بھیگ گئی تھیں۔

یہ آنسو تھے

خوشی کے!

www.novelsclubb.com

اور

امید کے پورا ہو جانے کے!۔

"یااللہ! تیرا لاکھ لاکھ شکر۔"

صباء بیگم نے خوشی سے کہا۔

مہرش احمد آج کامیاب ہوئی تھی۔

اسے اللہ نے کامیابی سے سرشار کیا تھا

کیونکہ

اللہ صراط مستقیم پر چلنے والوں کا ہمیشہ ساتھ دیتا ہے۔

(ختم شد!۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com